تذکار ائمۂ حدیث — مولانا حافظ محمد اسحٰق زید مجدہٗ

اصحابِ صحاحِ ستہ کے ایک ممتاز رکن

حضرت امام ابنِ ماجہؒ

نام و نسب

ابو عبداللہ کنیت، محمد نام، ابن ماجہ لقب۔ پورا نسب یہ ہے ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی۔ ۲۰۹ھ میں عراق عجم کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے اور اسی شہر کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے قزوینی کہلائے۔ قبیلۂ ربیعہ سے ولاء کے تعلق کی وجہ سے آپ کو ربعی بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں:

"عرب میں بہت سے قبائل ربیعہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آپ ان میں سے کس ربیعہ قبیلہ کی طرف منسوب ہیں؟"

ابن ماجہ کہلانے کی وجہ

آپ کنیت یا نام کی نسبت اپنے لقب ابن ماجہ سے مشہور ہیں۔ آپ کے تذکرہ میں اس کے متعلق دو قول ملتے ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ:

"ماجہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ اس کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے آپ ابن ماجہ کہلائے۔"

جب کہ دوسرے علماء کا خیال ہے کہ:

"ماجہ دراصل آپ کے والد بزرگوار "یزید" کا لقب ہے اس کی نسبت سے آپ کو ابنِ ماجہ کہا جاتا ہے۔"

ماجہ فارسی کا لفظ ہے اور جیم کی تخفیف کے ساتھ ہے۔

تعلیم و تربیت

سن رشد کو پہنچنے کے بعد آپ تحصیلِ علم میں مصروف ہوئے۔ دستور کے مطابق ابتدائی تعلیم سے فارغ ہو کر علومِ دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ سالہا سال علمی تشنگی دور کرنے کے لیے مختلف ملکوں اور دور دراز شہروں میں گھومتے پھرے۔ جہاں چشمۂ شیریں دیکھا، ڈیرے ڈال دیے اور جی بھر کر سیرابی حاصل کی۔ جن شہروں اور ملکوں کی طرف آپ نے سفر کیے، تذکرہ نگاروں نے ان کی طویل فہرست دی ہے۔ ان میں سے چند قابلِ ذکر درج ذیل ہیں:

"خراسان، عراق، حجاز، شام، مصر، کوفہ، بصرہ، بغداد، مکہ معظمہ اور رے وغیرہ۔"

غرض علم کے ہر خرمن سے خوشہ چینی کی اور علم کے ہر شعبہ میں اتنا کمال پیدا کیا کہ امامت کے بلند مقام پر فائز ہوئے۔

قوتِ حفظ

آپ کی یادداشت بڑی قوی اور حافظہ بہت مضبوط تھا۔ علم کی بات لوحِ قلب پر پتھر کی لکیر کی طرح نقش ہو جاتی تھی۔ آپ کے ہم عصر اور بعد کے علماء نے کھلے دل سے آپ کے حافظہ کی شہادت دی ہے اور تمام محدثین آپ کی مدح میں رطب اللسان ہیں۔ قاضی ابن خلکان لکھتے ہیں:

ابو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه الربعي بالولاء القزويني الحافظ المشهور مصنف كتاب السنن في الحديث [1]	ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ، ربیعہ کے مولیٰ، شہر قزوین کے رہنے والے مشہور حافظ ہیں اور علمِ حدیث میں کتاب السنن کے مصنف ہیں۔

حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب[2] میں آپ کا تذکرہ ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں:

محمد بن يزيد الربعي مولاهم ابو عبد الله بن ماجة القزويني الحافظ	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ ربیعہ کے مولیٰ قزوین کے رہنے والے حافظ حدیث ہیں۔

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ[3] میں رقمطراز ہیں:

ابن ماجة الحافظ الكبير المفسر	ابن ماجہ بہت بڑے حافظ حدیث اور مفسرِ قرآن ہیں

حافظ ابو یعلیٰ خلیلی فرماتے ہیں:

---

[1] تاریخ ابن خلکان، ج ۲ ص ۲۸۳ [2] تہذیب التہذیب، ج ۹ ص ۵۳۰ [3] تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۲۰۹

ابن ماجة ثقة كبير متفق عليه محتج به له معرفة وحفظ [1]	ابن ماجہ بہت بڑے ثقہ اور لائق اعتماد ہیں۔ ان کی امامت پر علماء کا اتفاق ہے۔ ان کا قول محدثین کے نزدیک قابل حجت ہے انہیں علم میں معرفت اور حفظ تام حاصل ہے۔

ابن العماد حنبلی شذرات الذہب میں آپ کی شان میں یوں مدح سرا ہیں:

الامام الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه الكبير الشان القزويني صاحب السنن والتفسير والتاريخ	عظیم الشان امام اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، سنن، تفسیر اور تاریخ کے مصنف

آگے چل کر آپ کے بارہ میں ابن ناصر الدین کا قول نقل کرتے ہیں:

ابن ماجة احد ائمة الاعلام و صاحب السنن احد كتب الاسلام حافظ ثقة كبير [2]	ابن ماجہ چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام اور اسلام کی کتابوں میں سے ایک کتاب سنن کے مصنف ہیں۔ بہت بڑے حافظ اور بڑے ہی معتمد علیہ ہیں۔

اساتذہ

آپ کے اساتذہ کی فہرست بہت دراز ہے ان میں سے ۹ ایسے ہیں جن سے اخذ حدیث میں آپ باقی اصحاب صحاح ستہ (امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد اور امام نسائی) کے ساتھ شریک ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ عباس بن عبد العظیم عنبری	المتوفی	۲۴۶ ہجری
۲۔ ابوحفص عمرو بن علی الفلاس	〃	۲۴۹ 〃
۳۔ نصر بن علی الجهضمی	〃	۲۵۰ 〃
۴۔ محمد بن بشار بندار	〃	۲۵۲ 〃
۵۔ ابوموسیٰ محمد بن المثنیٰ	〃	۲۵۲ 〃

[1] تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۵۲۱ [2] شذرات الذہب

۶۔ یعقوب بن ابراہیم الدورقی | المتوفی | ۲۵۲ ہجری
۷۔ زیاد بن یحییٰ حسانی | " | ۲۵۴ "
۸۔ محمد بن معمر قیسی بحرانی | " | ۲۵۶ "
۹۔ ابو سعید الاشج عبداللہ بن سعید کندی | " | ۲۵۷ "

ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں سے چند نام ذکر یہ ہیں:

" جبارہ بن مغلس۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر۔ ابراہیم بن منذر حزامی۔ عبداللہ بن معاویہ۔ محمد بن رمح اور داؤد بن رشید وغیرہ۔"

ثلاثیات

آپ کو سند عالی حاصل ہے اور آپ کی کتاب میں آپ کے شیخ جبارہ بن مغلس کے واسطے سے متعدد ثلاثیات مذکور ہیں۔ ثلاثیات ثلاثی کی جمع ہے۔ ثلاثی ایسی حدیث کو کہتے ہیں کہ اس کی سند میں مصنفِ کتاب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین راویوں کا واسطہ ہو اور یہ وہ سعادت ہے جو آپ کے معاصرین میں کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہے۔ صحاح ستہ میں بخاری شریف میں ۲۲ ثلاثیات اور جامع ترمذی میں صرف ایک ہے۔ صحیح مسلم، ابوداؤد اور سنن نسائی میں ایک بھی نہیں۔ یہ کتابیں ثلاثیات سے خالی ہیں۔

علم حدیث

علمِ حدیث آپ کا مخصوص فن ہے۔ اس میں آپ نے وہ کمال پیدا کیا کہ علمائے اسلام نے اس فن میں آپ کے تبحرِ علمی، مرتبۂ عالیہ، امامت اور جلالت کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے اور علومِ شریعت کی نشر و اشاعت میں آپ کی مساعیٔ جمیلہ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ قاضی ابن خلکان لکھتے ہیں:۔

کان اماما فی الحدیث عارفا بعلومه وجمیع ما یتعلق به [1]

آپ فن حدیث کے امام تھے۔ اس کے علوم اور تمام متعلقات کو خوب جانتے تھے۔

حافظ ابویعلی خلیلی فرماتے ہیں:

وکان عارفا بهذا الشان [2]

آپ فن حدیث اور اس کے متعلقات میں بڑے ماہر تھے

---

[1] تاریخ ابن خلکان [2] تہذیب

حافظ ابن کثیرؒ آپ کی کتاب سنن ابن ماجہ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وهي دالة على عمله وعلمه وتبحره واطلاعه واتباعه للسنة في الاصول والفروع [1]	آپ کی کتاب سنن دیکھ کر آپ کے فضل و کمال تبحر علمی اور کثرتِ معلومات کا پتہ چلتا ہے۔ نیز معلوم ہوتا ہے کہ اصول و فروع میں اتباعِ سنت آپ کا طریقہ تھا

مسندِ درس

دوسرے محدثین کرام اور علمائے اسلام کی طرح آپ نے بھی تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد مسندِ تدریس کو رونق بخشی اور حیاتِ گراں مایہ کا ایک ایک لمحہ قال اللہ وقال الرسول کی صدا بلند کرنے کے لیے وقف کر دیا۔ قزوین اور اس کے گرد و پیش میں علم کے دریا بہا دیے جس سے مقامی اور بیرونجات کے طلبا نے اپنی اپنی حاجت اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیوض حاصل کیے۔ یہ آپ کی تدریسی و تعلیمی مساعی کا نتیجہ ہے کہ اس علاقہ میں بڑے بڑے باکمال لوگ پیدا ہوئے۔ حافظ ابن کثیرؒ البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں:

وقد روى عنه الكبار القدماء	بڑے بڑے فاضل متقدمین آپ کے حلقۂ درس سے فیض یاب ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ حافظ ذہبی نے آپ کو "محدث تلك الديار" کا خطاب دیا ہے۔

تصنیف و تالیف

آپ نے علومِ دین کی ترویج میں اپنی مساعی کو تعلیم و تدریس تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ بحکم حدیث "ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره" الخ اپنے علوم کو دوام اور اپنے افادات کو لازوال مقام بخشنے کے لیے نادر تصانیف بھی اپنی یادگار میں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے زیادہ مشہور حدیث کی کتاب ہے جو "سنن ابن ماجہ" کے نام سے زبان زدِ عوام ہے۔ اسے صحاح ستہ میں شمار ہونے کا فخر حاصل ہے اور اسے پڑھے بغیر ہر عالم کا علم ناقص رہتا ہے۔ جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے۔ اسے سندِ فراغت کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔

آپ کے تذکرہ میں آپ کی درج ذیل تصانیف کے نام ملتے ہیں:

۱۔ تفسیر القرآن الکریم

---

[1] البدایہ [2] ایضاً ص ۵۲/۱۱

۲۔ــــ تاریخ

ان دونوں کے متعلق حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ولابن ماجة تفسير حافل وتاريخ كامل من لدن الصحابة الى عصره ١

امام ابن ماجہ نے ایک مبسوط تفسیر اور صحابہ سے لے کر اپنے زمانہ تک کی ایک کامل تاریخ لکھی ہے۔

۳۔ــــ سنن ابن ماجہ

قاضی ابن خلکان ان تینوں کے متعلق فرماتے ہیں:

وله تفسير القرآن الكريم وتاريخ وكتابه فى الحديث احد الصحاح الستة

امام ابن ماجہ نے قرآن کریم کی تفسیر اور ایک عمدہ تاریخ لکھی ہے اور حدیث میں ان کی کتاب صحاح ستہ میں شمار ہوتی ہے۔

حافظ ابو یعلیٰ خلیلی نے لکھا ہے:

وله مصنفات فى التفسير والسنن والتاريخ ٢

امام موصوف نے تفسیر، حدیث اور تاریخ میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔

ممکن ہے حافظ خلیلی کا اشارہ مذکورہ بالا تینوں کتابوں کی طرف ہو یا ان کے علاوہ آپ کی کچھ اور کتابیں بھی ہوں جن کا نام اور حال معلوم نہیں ہو سکا۔ (باقی آئندہ)

جادۂ حق

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی عظیم الشان تصنیف "صراط مستقیم" کا رواں دواں اردو ترجمہ معروف مترجم مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کے قلم سے۔ یہ کتاب مدت سے نایاب تھی۔ اب حسین پیرہن اور عمدہ طباعت کے ساتھ دوبارہ پیش کی جا رہی ہے۔ صفحات ۲۵۰۔ قیمت: ۲/۷۵ روپے۔

قادیانی قول و فعل

یہ کتاب "قادیانی مذہب" کے شہرۂ آفاق مصنف پروفیسر الیاس برنی کی تالیف ہے جو قادیانیت پر سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ کتاب بذات خود قادیانیت کی ایک مختصر مگر مکمل قاموس اور دلائل و شواہد کے ٹھوس و قابل قدر ذخیرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ تیس برس کی طویل مدت کے بعد اسے زیور طباعت سے آراستہ کرنے کی سعادت ادارہ ترجمان السنہ کے حصہ میں آئی ہے جس نے اسے کتابت و طباعت کے عمدہ معیار پر پیش کیا ہے۔ صفحات ۳۰۰، خوبصورت جلد، دیدہ زیب گرد پوش، سفید کاغذ، قیمت ۷ روپے، سستا ایڈیشن ۵ روپے

ادارہ ترجمان السنہ ۷۔ ایبک روڈ۔ انار کلی ـــ لاہور

---

١ البدایہ ٢ تہذیب۔